بہن بھائیوں کے ساتھ

حسن سلوک

12-July-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُودِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحَبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گُناہ بخش دے۔ (مُعْجَم کبیر، ج۱۸ ص۳۶۲ حدیث:۹۲۸)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروڑوں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نیّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثَواب بھی زِیادہ۔

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی... الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کی آپس کی مَحبَّت:

حضرتِ سیِّدُنا ابُوہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ تین (3) دن رات سے زیادہ قَطعِ تَعَلُّق کرے۔ ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا، وہ جنت کی طرف جانے میں بھی سبقت کرے گا۔ حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ حَضراتِ حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن کے دَرمِیان کوئی شکر رَنجی (ناراضی) ہوگئی ہے۔ میں امام حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی خِدمَت میں حاضِر ہُوا اور عَرض کی: لوگ آپ کی پیروی (Follow) کرتے ہیں اور آپ حَضرات ایک دوسرے سے ناراض ہیں اور آپس میں قَطعِ تَعَلُّق یعنی بول چال بند کر رکھی ہے۔ آپ ابھی امام حَسَن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے

پاس جائیں اور انہیں راضی کریں کیونکہ آپ ان سے چھوٹے ہیں، امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: اگر میں نے نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سُنا ہوتا کہ جب دو(2) آدمیوں کے درمیان قَطع تَعلُّق ہو جائے، تو ان میں جو بات چیت کرنے میں پہل کرے گا وہ پہلے جنَّت میں جائے گا، میں مُلاقات کرنے میں ضَرُور پَہَل کرتا، مگر میں اِس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میں ان سے پہلے جنَّت میں چلا جاؤں۔

حضرت ابُوہُرَیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اس کے بعد میں حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں سارا واقعہ سُنایا: امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ امام حسین نے جو بات کہی ہے وہ درست ہے۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ امام حُسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس تشریف لائے، ان سے مُلاقات کی اور یُوں دونوں بھائیوں کی آپس میں صُلح ہو گئی۔ (ذخائر العقبی، ص۲۳۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ سے معلوم ہوا کہ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما آپس میں ایک دوسرے سے کتنی محبت فرماتے تھے حتی کہ نیک کام میں بھی یہ تمنا کرتے کہ میرا بھائی مجھ سے پیچھے نہ رہ جائے اور یہ بھی معلوم ہُوا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین (3) دن رات سے زیادہ قَطع تَعلُّق کرے۔ مگر افسوس! آج کل ذرا ذرا سی بات پر بہن بھائی آپس میں ایک دوسرے سے ناراض ہو جاتے ہیں، ایک دوسرے کی شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے، معمولی سی رنجش پر خاندان کے خاندان جُدا ہو جاتے ہیں، بعض اوقات یہ لڑائی بڑھتے بڑھتے قتل و غارت گری تک پہنچ جاتی ہے حالانکہ جو اپنے مسلمان بھائی سے بلاوجہ قطع تعلقی کرتا ہے احادیثِ مبارکہ میں اس کے لئے دردناک وعیدیں بیان فرمائی گئی ہیں، چنانچہ

مغفرت سے محروم

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: پیر اور جمعرات کو اللہ پاک کے حُضُور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں، تو اللہ پاک آپس میں عداوت رکھنے اور قطعِ رِحمی کرنے والوں کے عِلاوہ سب کی مغفرت فرما دیتا ہے۔ (مُعْجَمُ الْکبِیر، ج ا ص ۱۶۷، حدیث: ۴۰۹)

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہو گا۔ (مسلم، کتاب البروالصلة، باب صلة الرحم وتحریم قطیعتها، الحدیث: ۲۵۲۰، ص ۱۰۶۲)

بیان کردہ احادیثِ مبارکہ سے ان لوگوں کو درس عبرت حاصل کرنی چاہیے جو ذرا ذرا سی بات پر اپنی بہنوں، بیٹیوں، پھوپھیوں، خالاؤں، بھتیجوں، بھانجوں وغیرہ سے قَطعِ رحمی کر لیتے ہیں، اگر ہم میں سے کسی کی کسی رِشتے دار یا اپنے بہن بھائیوں میں سے کسی سے ناراضی ہو تو ان کو راضی کر لیجئے اگرچہ انہی کا قُصور ہو، صُلح کیلئے خُود پہل کیجئے اور خود آگے بڑھ کر خَندہ پیشانی یعنی کھلے دل کے ساتھ اُس سے مل کر تَعلُّقات سَنوار لیجئے۔ اگر معافی مانگنے میں پہل بھی کرنی پڑے تو رِضائے الٰہی کیلئے معافی مانگنے میں پہل کر لینی چاہئے، اِنْ شَآءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ! سر بُلندی پائیں گے۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہے: **مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ الله** "یعنی جو اللہ پاک کیلئے عاجزی کرتا ہے، اللہ پاک اُسے بُلندی عطا فرماتا ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٢٧٦ حدیث ٨١٤٠) لہٰذا ہمیشہ اپنے بہن بھائیوں، رشتہ داروں سے بنا کر رکھئے، ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا مُظاہرہ کرتے رہیے، کیونکہ اس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

بڑے بھائی کا اِحترام

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمارے پیارے دِینِ اسلام نے ہمیں اپنے بڑوں کا احترام سکھایا ہے، ہمارے بڑوں میں بڑے بھائی کا مقام و مرتبہ بھی ادب کے لائق ہے۔ بڑے بھائی کے دل میں اللہ پاک

کی طرف سے چھوٹے بہن بھائیوں کیلئے والد جیسی شفقت و مَحَبَّت رکھی جاتی ہے۔ بڑا بھائی والد کی موجُودگی میں تو چھوٹوں کا خیال رکھتا ہے، ان کی ضرورتوں کو پُورا بھی کرتا ہے اور اگر والد کا سایۂ شفقت اُٹھ جائے تو بعد میں بھی اپنی ذِمّہ داریاں اچھے طریقے سے نبھاتا ہے، بڑے بھائی کے اتنے احسانات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ چھوٹے بہن بھائی ان کا ادب کریں، ان کی عزّت و توقیر کرتے ہوئے ان کے شایانِ شان مقام و مرتبہ دیں، والِدَین کی غیر مَوْجُودگی میں انہیں اپنے والدین کا مرتبہ دیں، ورنہ انہیں اپنا سرپرست ضرور سمجھیں، ان کی غیبت، چُغلی، ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا اور ان کے مُتَعَلِّق بدگمانیوں سے بچیں۔ حتّی الامکان ان کی جائز خواہشات اور اَحْکامات کی تکمیل کریں، ہمیشہ ان سے اچھے تعلُّقات قائم رکھیں اور اگر کبھی ناراض ہو جائیں تو خود بڑھ کر بڑے بھائی سے مُعافی مانگیں اور انہیں منانے کیلئے جس قدر ممکن ہو کوشش کریں۔

بڑے بھائی سے اچھا سلوک کرو

حضرت سَیِّدُنا جَرِیر بن حازِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ خواب دیکھا کہ میرا سر میرے ہاتھوں میں ہے، اس کی تعبیر جاننے کیلئے میں نے اپنا یہ خواب مشہور تابعی بزرگ حضرت امام محمد بن سیرین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سنایا (جو خوابوں کی تعبیر بتانے میں کافی مہارت رکھتے تھے) اُنہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟ میں نے کہا: جی نہیں، تواُنہوں نے ارشاد فرمایا: تمہارا کوئی بڑا بھائی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: اس کے مُعاملے میں اللہ پاک سے ڈرتے رہو، اس کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کا برتاؤ کرو اور قطع تعلّقی سے باز رہو۔ (شعب الایمان، ۶/ ۲۱۰، حدیث: ۷۹۲۸)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بڑے بھائی کو بھی چاہیئے کہ یہ ذہن نہ بنائے کہ چھوٹے ہی میری عزّت کریں، میں چاہے ان کے ساتھ سخت لہجے میں بات کروں، یاد رکھئے! اسلام نے ہر ایک کے حُقُوق وآداب بیان فرمائے ہیں، جہاں چھوٹوں کو حکم دیا کہ اپنے بڑوں کا ادب کریں، وہیں بڑوں کو بھی حکم دیا کہ وہ بھی چھوٹوں سے شَفْقَت و مَحبَّت کا برتاؤ کریں، ان کی ضروریات کا خیال رکھیں، ان کی اچھی تربیت کریں ۔ آیئے! اس بارے میں دو (2) فرامینِ مصطفٰے سنئے، چنانچہ

ارشاد فرمایا: **لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَعْرِفْ لَنَا حَقَّنَا۔** یعنی جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے، ہمارے بڑوں کی عزّت نہ کرے اور مُسلمان کا حق نہ جانے، وہ ہم سے نہیں۔ (معجم الکبیر، ۱۱/۳۵۵، حدیث: ۱۲۲۷۶)

رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت سَیِّدُنا انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے ارشاد فرمایا: بڑوں کی عزّت کرو، چھوٹوں پر رحم کرو میں اور تم قیامت میں یُوں آئیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ایک ساتھ مِلایا۔ (المطالب العالیہ، کتاب الرقاق، باب الوصایا النافعۃ، ۷/۵۷۰ حدیث: ۳۱۴۳)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دیکھا آپ نے کہ پیارے کریم آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ہمیں چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ شفقت کرنے، بڑوں کا ادب و احترام کرنے کا حکم دیا ہے لیکن افسوس کہ فی زمانہ جس طرح ہم نیک کاموں سے دور ہوتی جا رہی ہیں وہیں بہن بھائیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے، ان کی حاجت روائی کرنے، ان کے دکھ سکھ میں کام آنے، ان کی ضروریات کا خیال رکھنے سے بھی دور ہوتی جارہی ہیں، بلکہ بعض تو ایسی بد نصیب بھی ہیں جو والدین کے رخصت ہونے کے ساتھ ہی بہن بھائیوں سے کنارہ کشی یعنی دوری اختیار کرلیتی اور کئی کئی مہینوں تک ان کی

خیریت بھی دریافت نہیں کرتیں، فی زمانہ بالخصوص بہنوں کے ساتھ جو سلوک کیا جاتا ہے کسی سے پوشیدہ نہیں، الامان والحفیظ۔ آیئے! بہن کے ساتھ صلۂ رحمی نہ کرنے اوراس کے حقوق سے لاپرواہی برتنے والے شخص کا عبرتناک واقعہ سنئے اور خوفِ خدا سے لرز جایئے، چنانچہ

بَرَہُوت نامی کنواں!

منقول ہے کہ ایک امیر شخص نے حج کا ارادہ کیا تو ایک اور امیر شخص کے پاس عرفہ سے لوٹنے تک بطورِ امانت ہزار (1000) دینار رکھے، جب واپس آیا تو اسے مرا ہوا پایا، اس نے اپنے مال کے متعلق اس کی اولاد سے دریافت کیا لیکن انہیں اس کی کوئی خبر نہ تھی، لہٰذا اس نے مکۂ مکرمہ کے علمائے کرام سے اس مسئلہ کا حل دریافت کیا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جب آدھی رات ہو تو آب زمزم کے کنوئیں کے پاس آکر اس میں دیکھنا اور پھر اس مرنے والے شخص کا نام لے کر آواز دینا، اگر وہ اہلِ خیر میں سے ہوا تو پہلی ہی بار پکارنے پر تمہیں جواب دے گا۔ چنانچہ، وہ گیا اور اس میں آواز دی لیکن کسی نے اسے جواب نہ دیا، اس نے علمائے کرام کو واپس آکر بتایا تو انہوں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن پڑھا اور فرمایا کہ ہمیں خوف ہے کہ تمہارا دوست جہنمیوں میں سے ہے، اب تم یمن جاؤ، وہاں ایک بَرَہُوت نامی کنواں ہے، منقول ہے کہ وہ جہنم کے منہ پر ہے، وہاں رات کے وقت جا کر دیکھنا اور پکارنا: اے فلاں! وہ تمہاری آواز کا جواب دے گا چنانچہ، وہ یمن گیا اور جا کر اس کنوئیں کے بارے میں لوگوں سے دریافت کیا تو اس کی رہنمائی وہاں تک کر دی گئی، لہٰذا رات کے وقت اس نے وہاں جا کر آواز دی: اے فلاں! پس اس کے دوست نے اس کی آواز کا جواب دیا تو اس نے پوچھا: میرے دینار کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: میں نے اپنے گھر کی فلاں جگہ اسے دفن کر دیا اور اپنے بچوں کو

بھی نہیں بتایا، ان کے پاس جاؤ اور وہاں گڑھا کھودو گے تو اپنا مال پالو گے، پھر اس نے پوچھا: کس چیز نے تمہیں یہاں پہنچایا حالانکہ میں تمہارے بارے میں اچھا گمان کرتا تھا؟ اس نے جواب دیا: ”میری ایک غریب بہن تھی، میں نے اسے چھوڑ دیا اور اس کے ساتھ صلہ رحمی (رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک) نہیں کرتا تھا، اس سبب سے اللہ پاک نے مجھے یہ سزا دی اور مجھے اس مقام پر پہنچا دیا۔ (تنبیہ الغافلین، ص ۷۲ ملخصا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بیان کردہ حکایت میں بہن سے قطع تعلقی کرنے اور صلہ رحمی نہ کرنے والے کو سخت عذاب میں مبتلا کر دیا گیا کیونکہ قطع تعلقی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا جیسا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔ (مسلم ، کتاب البروالصلۃ، باب صلۃ الرحم وتحریم قطیعتھا ،الحدیث:۶۵۲۰، ص ۱۰۶۲) یاد رکھئے! ایک مَضْبُوط و خُوشحال خاندان کی بَقا کے لیے حُسنِ اخلاق اِنْتِہائی ضَروری ہے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ والدین بچپن سے ہی اپنی بچوں کی پرورش میں ذَرَّہ بھر کوتاہی نہ کریں اور حسنِ اخلاق، ملنساری اور آپس میں شفقت و محبت کے حوالے سے ان کی مدنی تربیت کا ایسا اہتمام کریں کہ ہر کوئی ان کے بچوں کے تعریف کرے کہ کتنے بااخلاق بچے ہیں ہر ایک سے بڑھ کر سلام و مصافحہ کرتے ہیں، مسکرا کر بات کرتے ہیں، ہر کام کیلئے خوشی خوشی تیار رہتے ہیں۔ یاد رکھئے! بچے اپنے والدین کی تربیت اور نقشِ قدم پر چلتے ہیں اگر والدین اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں کے ساتھ میل جول نہیں رکھتے، ان کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہیں آتے، اپنے بہن بھائیوں کے گھر کئی کئی مہینے تک نہیں جاتے تو ان کے بچے بھی آپس میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ اتفاق اتحاد سے نہیں رہتے۔ لہٰذا والدین کو چاہئے کہ اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آئیں، ان کی خوشی غمی میں

شریک ہوں تاکہ ان کے بچے بھی والدین کی دیکھادیکھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ مل جل کر رہیں اور اس طرح ایک خوشحال خاندان میں نااتفاقی اور لڑائی جھگڑے کی نوبت نہیں آئے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! ہمارے بُزرگانِ دین اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے، اپنے دل میں ان کے لئے نرمی و محبت رکھتے، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے اور اگر کوئی ان کی اِن محبتوں کو توڑنے کی کوشش کرتا تو وہ اس شیطانی واروں کو ناکام بنادیتے اور سامنے والے کو ایسا جواب دیتے کہ وہ مایوس ہوکر لوٹ جاتا، چنانچہ

چُغلخور خاموش ہوگیا

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے چھوٹے بھائی مولانا محمد رضا خان سے بڑی محبت فرماتے تھے، ایک بار مولانا محمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زوجہ کے لئے سونے کے کنگن بنوائے، کسی چغلخور نے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو امام اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بڑا خوبصورت جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر (میرے بھائی) مولانا محمد رضا نے یہ کنگن اپنے مال سے بنوائے ہیں تو مجھے خوشی ہے کہ اللہ پاک نے میرے بھائی کو اس قدر مال عطا فرمایا ہے اور اگر انہوں نے میرے مال سے بنوائے ہیں تو مجھے اس سے بھی زیادہ خوشی ہے کہ میرا بھائی میرے مال کو اپنا مال سمجھتا ہے۔ یہ جواب سن کر وہ چغلخور ناکام و نامراد اور مایوس ہوکر لوٹ گیا۔ (اعلیٰ حضرت کے پسندیدہ واقعات، ۳۵)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعہ میں جہاں سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

اپنے بھائی سے محبت کا انداز معلوم ہوا وہیں یہ بھی پتا چلا کہ کسی دوسرے کی باتوں میں آکر اپنے بہن بھائیوں کے بارے میں طرح طرح کی بدگمانی کرنا، ان کی عزت کی دھجیاں بکھیرنا، ان کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا، ان کے عیبوں کو سارے زمانے میں اچھالنا بہت ہی برا کام ہے۔ مگر افسوس! آج کل ہماری گفتگو میں غیبت و چغلی بہت عام ہوتی جارہی ہے جہاں دو افراد مل کر بیٹھے وہیں تیسرے شخص کی غیبت اور چغلی کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ دوستوں کی بیٹھک ہو یا مذہبی اجتماع کے بعد جمگھٹ، شادی کی تقریب ہو یا تعزیت کی نشست، کسی سے مُلاقات ہو یا فون پر بات، چند منٹ بھی اگر کسی سے گفتگو کی صورت بنے اور دینی معلومات رکھنے والا کوئی حسّاس فرد اگر اُس گفتگو کی تفتیش کرے تو شاید اکثر مجالس میں دیگر گناہوں بھرے الفاظ کے ساتھ ساتھ وہ درجنوں چُغلیاں بھی ثابِت کر دے۔ فی زمانہ دو بھائیوں میں نفرت وفساد سے لے کر خاندان میں لڑائی جھگڑے اور قتل و غارت گری کا ایک سبب چغلخوری ہے، چغلخور محبتوں کا چور ہے، چغلخور عقلوں کے دشمن ہیں، چغلخور نفرتیں پھیلانے کا سبب ہے، چغلخور لڑائی جھگڑے کروانے والی شیطانی مشین ہے، آیئے! چغلخوری کے متعلق (4) فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنئے، چنانچہ

- ارشاد فرمایا: جو دو بندوں کے درمیان چغلخوری کرے گا اللہ پاک اس کی قبر میں ایک آگ مسلط کر دے گا جو اسے قیامت تک جلاتی رہے گی اور اس پر ایک اژدھا مسلط فرمادے گا جو اس کے جہنم میں داخل ہونے تک اسے ڈستا رہے گا۔ (رواه الكنانی فی تنزيه الشريعة بلفظٍ: من مشى بالنميمة ... الخ، رقم ۱۰۱، ج ۲، ص ۳۱۳)
- ارشاد فرمایا: تم میں میرے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ چغلخور ہیں جو دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور پاکدامن لوگوں میں عیب ڈھونڈیں۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن

الخلق، ۴۸/۸، رقم: ۱۶۶۶۸)

- ارشاد فرمایا: غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح قطع کر دیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترھیب من الغیبة ۔۔۔ الخ ۳/۴۰۵، الحدیث: ۴۳۶۲)

- ارشاد فرمایا: لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّات۔ یعنی چغلخور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ (بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ من النمیمة، ۴/۱۱۵، الحدیث ۶۰۵۶)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے کہ چغلخور کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی، چغلخور اللہ و رسول کے نافرمانوں میں شامل ہو جاتا ہے، چغلخوری ایمان کی بربادی کا سبب ہے، چغلخور جنت میں داخل نہیں ہو گا، لہٰذا ہمیں چاہئے کہ نہ خود کسی کی چُغلی کریں اور نہ ہی یکطرفہ بات سُن کر دوسرے فریق کے بارے میں کوئی رائے قائم کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

"ہابیل" اور "قابیل" دونوں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے بیٹے ہیں۔ منقول ہے کہ روئے زمین پر سب سے پہلا قاتل قابیل اور سب سے پہلا مقتول ہابیل ہے ان دونوں کا واقعہ یوں ہے کہ حضرت حواء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے ہر حمل میں ایک لڑکا اور ایک لڑکی پیدا ہوتے تھے۔ اور ایک حمل کے لڑکے کا دوسرے حمل کی لڑکی سے نکاح کیا جاتا تھا۔ اس دستور کے مطابق حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی لڑکی اقلیما کا نکاح اپنے دوسرے بیٹے ہابیل کے ساتھ کرنا چاہا مگر قابیل اس پر راضی نہ ہوا کیونکہ اقلیما زیادہ خوبصورت تھی اس لئے وہ اس کا طلب گار ہوا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے بہت سمجھایا کہ اقلیما تیرے ساتھ پیدا ہوئی ہے، اس لئے وہ تیری بہن ہے، اس کے ساتھ تیرا نکاح نہیں ہو سکتا، مگر قابیل اپنی ضد پر اڑا رہا۔ بالآخر حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے حکم دیا کہ تم دونوں اپنی اپنی قُربانیاں

اللہ پاک کے دربار میں پیش کرو۔ جس کی قربانی مقبول ہو گی وہی اقلیما کا حق دار ہو گا۔اس زمانے میں قربانی کی مقبولیت کی یہ نشانی تھی کہ آسمان سے ایک آگ آتی اور جو قُربانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں مقبول ہوتی تو اس کو کھالیا کرتی تھی۔چُنانچہ قابیل نے گیہوں کی کچھ بالیں اور حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک بکری قربانی کے لئے پیش کی۔ آسمانی آگ نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی قربانی کو کھالیا اور قابیل کے گیہوں کو چھوڑ دیا۔ اس بات پر قابیل کے دل میں بُغض و حسد پیدا ہو گیا اور اس نے حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو قتل کر دینے کی ٹھان لی اور ہابیل سے کہہ دیا کہ میں تجھ کو قتل کر دوں گا۔ حضرت ہابیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ قربانی قبول کرنا اللہ پاک کا کام ہے اور وہ تقوی واِخلاص والوں کی قُربانی قبول کرتا ہے، اگر تو مُتّقی ہوتا تو ضَرور تیری قربانی قبول ہوتی۔(عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۸۵-۸۶، ملخصاً،صراط الجنان،۴۱۶/۲،تحت الآیة۲۷،ملخصا)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! قابیل کو دنیا کی مَحبَّت اور بُغض وحسد نے اپنے بھائی کے قتل پر اُکسایا اور اس نے اپنے بھائی کو قتل کر ڈالا۔ آج بھی ہمارے معاشرے میں ایک بھائی اپنے بھائی سے اس کی علمی قابلیت ، بہترین ذِہنی صَلاحیّت، کثیر مال ودولت، عزّت وشَرافت اور بہترین مُلازمت ووجاہَت کو دیکھ کر حَسَد کرتا ہے اور اس حسد کی آگ میں جل کر اپنے بھائی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتا ہے اور اپنے بھائی سے ان نعمتوں کے چھن جانے کی دعائیں کرتا ہے۔یادرکھئے!حسد کرنا حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے،چنانچہ

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے:اَلْحَسَدُ یَاْکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاْکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔حسد نیکیوں کو یوں کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو کھا جاتی ہے۔(سنن ابن ماجه:کتاب

الزھدباب الحسدج ۴/۴۷۲الحدیث:۴۲۱۰)ایک اور حدیثِ پاک میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُخُوَّت وبھائی چارہ کو قائم رکھنے کا طریقہ بتاتے ہوئے ارشاد فرمایا: آپس میں حَسَد نہ کرو، آپس میں بُغض وعَداوَت نہ رکھو، پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی بُرائی بیان نہ کرو اوراے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن کررہو۔(بخاری،کتاب الادب،باب یاایھاالذین امنواجتنبوا۔۔الخ ۴/۱۱۷،الحدیث:۶۰۶۶)

مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مُفْتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بدگُمانی، حَسَد، بُغض وغیرہ وہ چیزیں ہیں جن سے مَحبَّت ٹوٹتی ہے اور اِسلامی بھائی چارہ مَحبَّت چاہتا ہے، لہٰذا یہ عُیوب چھوڑو تاکہ بھائی بھائی بن جاؤ۔(مراٰۃ المناجیح،۶/۶۰۸) مَعلوم ہوا کہ حَسَد اس قَدر بُرا فعل ہے کہ اس کے سبب نہ صِرف ہمارے نیک اَعْمال ضائع ہوتے ہیں بلکہ مُسلمانوں کی آپس میں مَحبَّت واُخُوَّت ختم ہوکر دلوں میں بُغض وعَداوت پیدا ہوجاتی ہے۔ لہٰذا آج ہی حسد کے گناہ سے توبہ کیجئے اور اپنے بہن بھائیوں کی خوشیاں دیکھ کر ان سے جلنے کے بجائے ان کی نعمتوں میں اضافے کیلئے اللہ پاک سے دعا بھی کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بچوں سے یکساں سلوک کیجئے

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بہن بھائیوں میں اتفاق اتحاد قائم رکھنے کیلئے والدین کا کردار بھی اہمیت کا حامل ہے۔ والدین کو چاہیے کہ اپنے بچوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں انہیں کوئی چیز دینے یا شفقت و محبت سے پیش آنے میں برابری کا اصول اپنائیں۔ بلاوجہِ شرعی کسی بچے کو نظر انداز کر کے دوسرے کو اس پر ترجیح نہ دیں کہ اس سے بچوں کے نازک دلوں پر بچپن ہی سے بغض وحسد کی تہہ جم سکتی ہے جو ان کی شخصی تعمیر کے لئے نہایت نقصان دہ ہے۔ والدین کا کسی ایک بچے کے ساتھ یہ

امتیازی سلوک دیکھ کر دوسرے بہن بھائی احساسِ کمتری کا شکار ہو کر بسا اوقات ایسا قدم اٹھا لیتے ہیں جو ان کی اور والدین کی زندگی کے لئے انتہائی نقصان ثابت ہوتا ہے۔

بچپن میں تربیت کریں

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! والدین کو چاہئے کہ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں، بچپن سے ہی انہیں آپس میں محبت، ایک دوسرے کی جان و مال، عزت و آبرو کی حفاظت کا ذہن دیں۔ لیکن افسوس والدین کی ایک تعداد ہے جو اس انتظار میں رہتی ہے کہ ابھی تو بچے چھوٹے ہیں جو چاہیں کریں، تھوڑے بڑے ہو جائیں تو اِن کی اخلاقی تربیت کریں گے۔ ایسے والدین کو چاہیے کہ اس واقعے کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی اولاد کی تربیت پر بھرپور توجہ دیں کیونکہ بچوں کی زندگی کے ابتدائی سال بقیہ زندگی کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتے ہیں اور پائیدار عمارت مضبوط بنیاد پر ہی تعمیر کی جاتی ہے۔ جو کچھ بچہ اپنے بچپن میں سیکھتا ہے وہ ساری زندگی اس کے ذہن میں پختہ رہتا ہے کیونکہ بچے کا دماغ مثلِ موم ہوتا ہے اسے جس سانچے میں ڈھالنا چاہیں ڈھالا جا سکتا ہے بچے کی یادداشت ایک خالی تختی کی مانند ہوتی ہے اس پر جو لکھا جائے گا ساری عمر کے لئے محفوظ ہو جائے گا، بچے کا ذہن خالی کھیت کی مثل ہے اس میں جیسا بیج بوئیں گے اسی معیار کی فصل حاصل ہو گی۔ یہی وجہ ہے کہ اگر بچوں کو بچپن ہی سے محبت کا درس دیا جائے تو ان کے دل میں ہر ایک کے لئے محبت پیدا ہو گی۔ اگر بچوں کو بچپن سے سلام کرنے میں پہل کرنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ عمر بھر اس عادت کو نہیں چھوڑتے، اگر اُنہیں سچ بولنے کی عادت ڈالی جائے تو وہ ساری عمر جھوٹ سے بیزار رہتے ہیں اگر اُنہیں سنّت کے مطابق کھانے پینے، بیٹھنے، جوتا پہننے، لباس پہننے، میں کنگھی وغیرہ کرنے کا عادی بنایا جائے تو وہ نہ صرف خود ان پاکیزہ عادات کو اپنائے رکھتے ہیں بلکہ اس

کے یہ مدنی اوصاف اس کی صحبت میں رہنے والے دیگر بچوں میں بھی منتقل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "ماہانہ تربیتی حلقہ"

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اگر آپ چاہتی ہیں کہ ہم اور ہماری اولاد اپنے بہن بھائیوں، رشتہ داروں، پڑوسیوں اور دوست احباب سے حُسنِ سلوک کرنے والے بن جائیں تو آج ہی عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوت اسلامی کے پاکیزہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 8 مدنی کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے، ذیلی حلقے کے ان 8 مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام " ماہانہ تربیتی حلقہ" بھی ہے، ہر ماہ کی تیسری جمعرات کو حلقہ، عَلاقہ یا شہر سطح پر تربیتی حلقے کی ترکیب کی جاتی ہے۔ (دَورانیہ زیادہ سے زیادہ 2 گھنٹے ہے)۔ جہاں مدنی مرکز کے دیئے ہوئے طریقۂ کار کے مطابق غُسل، وضو، نماز سُنّتیں، دُعائیں نیز عورتوں کے شرعی مسائل وغیرہ، درس و بیان کا طریقہ اور دعوتِ اسلامی کی اِصطِلاحات و دُرست تَلَفُّظ سِکھائے جاتے ہیں نیز شجرۂ عطاریہ کے اوراد و وظائف بھی یاد کروائے جاتے ہیں آپ بھی ان تربیتی حلقوں میں شرکت کی سعادت حاصل کیجئے اور اپنی زندگی کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی کے مدنی حلقوں میں شرکت اور شجرہ شریف پڑھنے کی کئی برکتیں ہیں ، ترغیب کے لئے ایک مدنی بہار ملاحظہ فرمایئے، چنانچہ

گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے گھر میں ناچاقیوں نے ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ آئے دن

لڑائی جھگڑوں کا سلسلہ رہتا جس کی وجہ سے گھر کا سُکون برباد ہو جاتا تھا وہ اس صورتِ حال سے سخت پریشان تھی، گھر میں امن قائم ہونے کی کوئی راہ دکھائی نہ دیتی تھی۔ اسی دوران پیر و مُرشد امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی توجُّہ سے انہیں آپ کے عطا کردہ رسالے **"شجرہ قادِریہ رضویہ ضیائیہ عطّاریہ"** سے شجرۂ عالیہ پڑھنے کا خیال آیا۔ بس پھر کیا تھا! اُنہوں نے شجرہ عالیہ کو گھریلو ناچاقیاں دور کرنے کی نِیَّت سے پڑھنا شروع کر دیا۔ شجرۂ عالیہ پڑھنے کی برکت سے ان کے گھریلو جھگڑے ختم ہو گئے اور گھر امن کا گہوارہ بن گیا ۔(شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص ۱۵۳ بتصرف)

مشکلیں حل کر شہِ مُشکل کُشا کے واسطے　　کر بلائیں رَد شہیدِ کربلا کے واسطے

"اگر آپ کو بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ذریعے کوئی مدنی بہار یا برکت ملی ہو تو آخر میں ذمہ دار اسلامی بہن کو جمع کروادیں۔"

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اسلام میں بہن کا مقام

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! دینِ اسلام نے بہنوں کے حقوق بھی اجاگر فرمائے اور اپنے ماننے والوں کو اپنی سگی و رضاعی بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا درس دیا ہے کیونکہ بہنیں ہی بھائیوں کے نخرے برداشت کرتی ہیں، ان کی فرمائشیں پوری کرتی ہیں، دکھ سکھ کی گھڑی میں بھائیوں کا ساتھ دیتی ہیں، بہنیں ہی اپنے بھائیوں کے لئے دعائیں کرتی ہیں، والدہ کے انتقال کے بعد گھر کا سارا کام کاج اپنے ذمے لے کر والدہ کی کمی محسوس نہیں ہونے دیتیں، جبکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے ساتھ انتہائی بُرا سُلوک کیا جاتا تھا۔ عورتوں کے سب سے بڑے خیر خواہ، اللہ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: جس کی 3 بیٹیاں یا3 بہنیں یا2 بیٹیاں یا2 بہنیں ہوں اور اس نے ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کیااوران کے بارے میں اللہ پاک سے ڈرتا رہاتواسے جنت ملے گی۔

(ترمذی،کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی النفقة۔۔الخ ۳/ ۳۶۷، حدیث: ۱۹۲۳)

حضرت سیّدنا جابر بن عبدُ اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اپنی بہنوں کی محض نگہداشت، ان کی کنگھی چوٹی اوراچھی تربیت کی خاطر ایک بیوہ عورت سے نکاح کیا۔ (مسلم، کتاب الرضاع، باب استباب البکر، حدیث: ۳۶۴۱)

رضاعی بہن کے ساتھ حُسنِ سلوک

پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی رضاعی یعنی دودھ شریک بہنوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلُوک کرتے ، ان کی ضروریات کا خیال رکھتے تھے، چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت "شیماء" رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا یہ حضرت بی بی حلیمہ سعدیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی صاحبزادی تھیں۔ جب لوگوں نے ان کو گرفتار کیا تو اُنہوں نے کہا کہ میں تمہارے نبی کی بہن ہوں۔ مسلمان ان کی شناخت کے لئے بارگاہِ نبوت میں لائے تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کو پہچان لیااور جوشِ محبت میں آپ کی آنکھیں نم ہو گئیں اور آپ نے اپنی چادر مبارک زمین پر بچھا کر ان کو بٹھایا اور کچھ اونٹ کچھ بکریاں ان کو دے کر فرمایا کہ تم آزاد ہو۔ اگر تمہارا جی چاہے تو میرے گھر پر چل کر رہو اور اگر اپنے گھر جانا چاہو تو میں تم کو وہاں پہنچادوں۔ انہوں نے اپنے گھر جانے کی خواہش ظاہر کی تو نہایت ہی عزت و احترام کے ساتھ وہ ان کے قبیلے میں پہنچادی گئیں۔ (المواھب اللدنیة مع شرح الزرقانی، باب غزوة اوطاس، ج ۴، ص ۵۳۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! سنا آپ نے! حضور نبیِ کریم، رءوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ کس قدر شفقت و مہربانی سے پیش آئے، جس طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اپنی ازواجِ مُطہرات، صحابیات اور دیگر خادماؤں رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ وغیرہ کیساتھ حُسنِ سلوک اور ان کی دلجوئی فرمایا کرتے تھے اسی طرح آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عطاؤں اور نوازشوں کا سلسلہ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ بھی قابلِ دید تھا کہ جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی بہن حضرت شیماء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوتیں تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان کی تشریف آوری پر خوشی سے کھڑے ہو جاتے، ان کی دلجوئی فرماتے اور ان پر خوب نوازشیں بھی فرماتے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اس پاکیزہ عمل میں ہمارے لئے نصیحت کے مدنی پھول موجود ہیں کیا ہم اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ محبتوں بھرا سُلوک کرتی ہیں یا نہیں؟، کیا ہمارے بھائی، بہن بھی ہم سے راضی ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اپنی بہنوں کو خوش رکھنے کا اہتمام کرتی ہیں؟، کیا ہم انہیں اپنے یہاں ہونے والی تقریبات میں بلاتی ہیں یا نہیں؟ کیا ہم ان کے حقوق کو پامال تو نہیں کرتیں۔؟ بہر حال ہمیں چاہئے کہ اسلامی تعلیمات کو مشعلِ راہ بناتے ہوئے اپنے بھائی بہنوں کے معاملے میں شفقت و مہربانی جیسا کردار ادا کریں اور اپنے آپ کو ایسے ماحول سے وابستہ رکھیں کہ جہاں پر ہمیں رشتہ داروں کے حقوق کی بجا آوری کا بھرپور ذہن دیا جاتا ہو۔ یاد رکھئے! بھائی بہنیں ایک دوسرے کے دکھ درد کے مداوا ہوتے ہیں مشکلات میں ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں، لیکن بسا اوقات بہن بھائی یا بہنیں ایک دوسرے کے خلاف ہو جاتی ہیں اور آپس میں ایک دوسری کو طعنے دیتی اور ان کی دل آزاری کرتی دکھائی دیتی ہیں، پھر جب کوئی نقصان پہنچتا ہے تو اپنے کئے پر شرمندہ ہوتی ہیں، آئیے! اس بارے میں ایک عبرت ناک واقعہ سنئے، چنانچہ

اندھی لڑکی

دو سگی بہنوں نے اپنی اولاد کے رشتے آپس میں طے کئے، لڑکی کی نظر کمزور تھی جس کی وجہ سے وہ چشمہ لگاتی تھی۔ کچھ عرصے بعد دونوں بہنوں کے درمیان اختلافات نے سر اٹھایا، بات یہاں تک پہنچی کہ ایک بہن دوسری سے کہنے لگی: میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی بیٹی سے نہیں کرسکتی ۔یہ سن کر دوسری بہن کے دل پر گویا تیروں کی برسات ہوگئی کہ عیب نکالنے والی کوئی اور نہیں اس کی سگی بہن تھی، بہرحال طعنہ دینے والی رشتہ توڑ کر جاچکی تھی۔دوسری طرف جب وہ گھر پہنچی تو اسے خیال آیا کہ لوہے کے پائپ نیچے صحن میں رکھے ہوئے ہیں انہیں چھت پر منتقل کر دیتی ہوں،اس نے اپنے بیٹے کو بھی اس کام میں شامل کرلیا۔خدا کی کرنی ایسی ہوئی کہ اچانک لوہے کا پائپ اس کے ہاتھ سے چھوٹا اور سیدھا بیٹے کی آنکھ پر جالگا اس کی آنکھ پپوٹے سمیت باہر نکل پڑی،اس کے دل پر قیامت گزر گئی اور اس کے ذہن میں اپنی سگی بہن کو کہے گئے الفاظ گونجنے لگے کہ میں اپنے صحیح سلامت بیٹے کی شادی تمہاری اندھی لڑکی سے نہیں کرسکتی،اب اسے اپنے انداز پر ندامت ہونے لگی لیکن اب کیا فائدہ! بیٹے کی آنکھ تو جاچکی تھی۔(جیسی کرنی ویسی بھرنی، ص47)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کردہ حکایت میں ہمارے لئے عبرت کے مدنی پھول ہیں کہ جب ایک بہن نے دوسری بہن کو چبھتے ہوئے جملے بولے جس کی وجہ سے اس بہن کی دل آزاری ہوئی تو جیسی کرنی ویسی بھرنی کے مطابق اس کے لڑکے کی آنکھ بھی ضائع ہوگئی اور وہ بھی ایک آنکھ سے اندھا ہوگیا ۔یاد رکھئے !دل آزاری کرنا گناہِ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، مگر آہ! آج کل بے باکی کا دور دورہ ہے، بلاوجہ مسلمانوں کا دل دکھانا، انہیں طرح طرح سے اذیت پہنچانا عام ہوتا جارہا ہے، حالانکہ دل

آزاری کرنے والے اللہ پاک کی ناراضی مول لیتے ہیں، دل آزاری کرنے والے معاشرے میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھے جاتے اور دل آزای کرنے والوں کو دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا، چنانچہ

دل ہلادینے والی خارِش

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچّروں جیسے بچھّو رہتے ہیں ۔اہلِ جہنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہو گا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ انہیں ہونٹوں اور چہروں سے پکڑلیں گے اوران کی کھال تک اُتارلیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھر ان پر کھجلی مُسلَّط کر دی جائے گی وہ اس قَدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اور صرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ تو کہا جائے گا یہ اُس اِیذاء (تکلیف) کا بدلہ ہے جو تو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔ (اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب، ج ۴ ص ۲۸۰ حدیث ۵۶۴۹)

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! خوفِ خدا اور عذابِ جہنم سے لرز جایئے! اگر کبھی کسی کی بِلا جہ شرعی دل آزاری کی ہو تو آپ کا چاہے اس سے کیسا ہی قریبی رشتہ ہو، بڑا بھائی ہو یا بڑی بہن، والدہ ہو یا ساس یا آپ کتنے ہی بڑے رتبے والے یا مالدار ہوں بِغیر شرمائے توبہ کر لیجئے اور اُس سے مُعافی مانگ کر اس کو راضی کر لیجئے، ورنہ جہنَّم کا ہولناک عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا، یادر کھئے! جس طرح کسی مسلمان کی دل آزاری کرنا بہت بڑا گناہ ہے اسی طرح اس کے دل میں خوشی داخل کرنا بہت بڑی نیکی اور سعادت مندی کی بات ہے، جو کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ پاک اس کو بے شمار انعام و

اکرام کے ساتھ ساتھ جنت میں داخلہ عطا فرماتا ہے، چنانچہ

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: میں نے ایک شخص کو جنَّت میں گھومتے ہوئے دیکھا کہ جدھر چاہتا ہے نکل جاتا ہے کیونکہ اُس نے اِس دنیا میں ایک ایسے دَرَخت کو راستے سے کاٹ دیا تھا جو کہ لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ (مُسلِم، کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة الاذی عن الطریق، ص ۱۰۸۲ حدیث ۲۶۱۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخ طریقت امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنے مریدین و محبین کو اس بات کی تلقین کرتے رہتے ہیں کہ حتی الامکان کوشش کریں کہ آپ کی ذات سے کبھی کسی کا دل نہ دکھے اور نہ کسی کو کوئی تکلیف پہنچے، اسی طرح آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اُمتِ مُسلمہ کی خیر خواہی کی نیت سے اس بات کی بھی ترغیب دلاتے رہتے ہیں کہ اگر پہلے کوئی اسلامی بہن مدنی ماحول میں تھی لیکن اب نہیں ہے تو اس سے ملاقات کرکے ان کو دوبارہ مدنی ماحول میں لانے کی کوشش کریں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مدنی انعامات

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں مسلمانوں کو گناہوں سے بچانے اور نیکیوں کی راہ پر لانے کیلئے مصروف عمل ہے اسی مدنی کام کو مزید بڑھانے کیلئے کم و بیش 104 شعبہ جات (Departments) میں نیکی کی دعوت عام کرنے کیلئے کوشاں ہے، انہی شعبہ جات میں سے ایک **"مجلس مدنی انعامات"** بھی ہے اس مجلس کا بنیادی مقصد اسلامی بھائیوں، اسلامی بہنوں، جامعاتُ المدینہ و مدارس المدینہ کے طلبہ و طالبات کو باعمل بنانا اور انہیں مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب دلانا ہے۔ شیخِ

طریقت، امیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمّد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ارشاد فرماتے ہیں کہ کاش! دیگر فرائض وسنن کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ تمام اسلامی بھائی اور بہنیں ان مدنی انعامات کو بھی اپنی زندگی کا دَسْتُوْرُ الْعَمَل بنالیں اور تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اپنے حلقے میں ان مدنی انعامات کو عام کریں تاکہ ہر مسلمان اپنی قبر و آخرت کی بہتری کیلئے ان کو اِخلاص کے ساتھ اپنا کر اللہ کریم کے فضل و کرم سے جَنَّتُ الْفِردَوس میں اپنے مدنی حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوسی بننے کا عظیم ترین انعام پالے۔ آیئے! ہم سب نِیَّت کرتی ہیں کہ نہ صرف خود مدنی انعامات پر عمل کی کوشش کریں گی بلکہ دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائیں گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا خلاصہ

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آج کے بیان میں ہم نے بہن بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے متعلق سنا کہ

بہن بھائی ایک دوسرے کی عزت کے رکھوالے ہوتے ہیں۔

بہن بھائیوں میں اتفاق کی برکت سے خاندان خوشحال رہتا ہے۔

بہن بھائیوں میں سے بڑا بھائی باپ کی طرح چھوٹوں پر شفقت و مہربانی کرتا ہے۔

بہن بھائیوں کو کسی دوسرے کی باتوں میں آکر آپس میں لڑنے جھگڑنے سے بچنا چاہئے۔

بہن بھائیوں سے قطع تعلقی کرنے والے رحمتِ الٰہی سے محروم ہو جاتے ہیں۔

اللہ کریم ہمیں بھی اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اورآداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتی ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سُنّت سے مَحبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

سینہ تِری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنّت میں پڑوسی مُجھے تُم اپنا بنانا

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

میٹھی میٹھی اسلامی بہنو! آیئے! شَیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدَنی پھول سنئے۔ تین فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ❁ جِنّ کی آنکھوں اورلوگوں کے سِتْر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط، ۵۹/۲ حدیث ۲۵۰۴) مشہور مفسرِ قرآن، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲۶۸/۱) ❁ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ۔ تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۱۸۱ حدیث ۶۲۸۵) ❁ جو

---

1 ...مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی، ۵۵/۱، حدیث: ۱۷۵

باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کالباس پہننا تواضُع (یعنی عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے تواللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔(ابوداؤد ۴/۳۲۶ حدیث:۴۷۷۸) ❀ خَاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌلِّلْعٰلمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کامبارَک لباس اکثر سفید کپڑے کاہوتا۔ (کَشْفُ الاِلْتِباس فِی اسْتِحْبابِ اللِّباس لِلشَّیْخ عبدالْحَقّ الدّھلَوی ص ۳۶) ❀ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو،اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قبول نہیں ہوتی(ایضاًص ۴۱) ❀ پہنتے وَقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے(کہ سنت ہے)مَثَلًا جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں(اَیضاً۴۳) ❀ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب(کُرتا یا پاجامہ)اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے ❀ مرد مردانہ اور عورت زنانہ ہی لباس پہنے۔ چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے ۔ ❀ تکبُّر کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے۔ تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔

(بہارِ شریعت ج۳ص۴۰۹ ،رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۷۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد